

جامعہ سلفیہ میں

تقریب سنگ بنیاد

گارڈن پرمنٹر

اس پروگرام کو کس طرح بہتر سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ جامعہ کے قابل صد احترام اساتذہ کرام اور مودب طلبہ اپنے اپنے حصے کے کام کیلئے مشاورت میں مصروف رہے، آخر کار وہ وقت آگیا کہ جس کیلئے دن کا سکون اور رات کا آرام قربان کیا گیا۔ تقریب کے تمام انتظامات 6 مئی بروز منگل شام کامل ہو چکے تھے۔ کوئی، کراچی سے مہماں رات کا ہی پہنچ گئے، جن کی مہماں نوازی کیلئے رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمن اور صوفی احمد دین پیش پیش تھے۔

اب تمام اساتذہ و طلبہ شدت سے اس بات کے منتظر تھے کہ کب باقی مہماںوں کی آمد ہو کہ ہم ان بزرگوں کی زیارت کر سکیں تقریب کا وقت 10 بجے دن تھا۔ تقریباً 9 بجے ہی شیوخ عظام و علماء کرام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گئی جو کہ محمد اللہ 10 بجے تک کامل ہو چکی تھی۔

تقریباً 10 نئے کر 15 منٹ پر تقریب کا آغاز ملک کے معروف قاری اور جامعہ سلفیہ کے استاذ جناب قاری نوید الحسن لکھوی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ان کے بعد جامعہ کے طالب علم عمر فاروق کیلانی نے حمد باری تعالیٰ بیان کی پھر جامعہ کے ہی ایک دوسرے طالب علم نعیم الرحمن شیخوپوری

پرانی عمارت کو گرا کرنی عمارت کی تعمیر کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جس طرح اس کی تائیں کے موقع پر جماعت کے اہل حل و عقد جمع ہوئے اور اس ادارے کی تعمیر و ترقی کیلئے پر خلوص دعا کیں کیں ان میں سے جو حضرات بقید حیات ہیں ان کو خصوصی طور پر اور دیگر اصحاب علم و دانش کو پھر زحمت دی جائے کہ وہ اپنے مبارک ہاتھوں سے نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں اور خصوصی دعا فرمائیں اس کیلئے 7 مئی 2003 بروز بدر کا انتخاب ہوا۔

یہ تقریب نہایت منفرد اور مثالی تھی کہ جس میں پاکستان کے علاوہ عرب شیوخ اور کویت و برطانیہ سے بھی معزز مہماں تشریف لارہے تھے۔ اس لئے کام کا بوجہ ایک قابل فہم امر ہے۔ جو نبی تاریخ کا تعین ہوا تو انتظامیہ جامعہ نے اپنی اپنی ذمہ داری کے ساتھ کام شروع کر دیا، خصوصاً پرنسپل جناب مفتی عبدالحق زاہد صاحب جان نے تو دن رات ایک کر دیا اور شیخ الحدیث مولانا عبد العزیز علوی اور حافظ مسعود عالم کی سرپرستی میں صحیح سے لیکر رات 12 بجے تک تقریب کے انعقاد کا ہی کام ہو رہا تھا۔ کبھی رابطہ ہو رہا ہے تو کبھی یہ غور و خوض کہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد اہل حدیث کا ایک عظیم اور قابل فخر ادارہ ہے جو اس وقت اپنی خدمات کے اڑتا لیں برس گزار چکا ہے یوں تو اس جامعہ میں وقایہ فرقہ چھوٹی بڑی تقریبات ہوتی ہی رہتی ہیں کیونکہ جامعہ عالمی شہرت کی بناء پر مختلف فوڈ آتے رہتے ہیں لیکن گذشتہ ۶۰وں (7 مئی 2003) کو ہونے والی تقریب کئی لحاظ سے ممتاز تھی۔ اولاً اس تقریب میں بغیر کسی استثناء کے کراچی سے پشاور تک جماعت الہدیث کے اہل علم، اصحاب درع و تقویٰ، سکالرز، دانشور، اور بزرگ حضرات تشریف فرماتھے۔ اس وقت منظر دیدنی تھا جب یہ تمام حضرات اٹچ پر رونق افروز تھے۔ کہ نورانی چہرے جن پر سلفیت کا نکھار تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو صحت و ایمان سے مزین طویل عمر عطا فرمائے۔ اور اسی طرح ایک ہی پلیٹ فارم سے مل جل کر دین کی خدمت کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

جامعہ کی پرانی عمارت جو انتظامی دفاتر اور طلبہ کے ہاں پر مشتمل تھی انتہائی یوسیدہ ہو چکی تھی جس کی تبدیلی کی فکر جامعہ کی انتظامیہ کو کافی عرصہ سے تھی۔

بیں اللہ تعالیٰ ان کی جدوجہد و قبول فرمائے آمین۔ اس کی پہلی سنگ بنیاد کے بارے میں آپ بہت کچھ سن چکے وہ کتنا مبارک منظر ہو گا جس میں مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسماعیل سلفی اور میاں محمد باقر حبیم اللہ تعالیٰ ایسی عظیم شخصیات ہوں گی۔ ایک بار جمع ہوئے پھر بکھر گئے۔ میرے بھائیوں اج بہترین موقع ہے ان بزرگوں کو دیکھ لجھنے جو کراچی سے لیکر پشاور تک الحدیث کی برگزیدہ شخصیات میں اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ انہیں طویل عمر عطا فرمائے۔ اور میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے ان سب بزرگوں کو جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مسامی کو قبول فرمائے آمین۔

میاں عطاء الرحمن طارق

میاں صاحب نے مہمانان گرامی مشائخ عظام اور علماء کرام و سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم درگاہ کو ہمارے مرحوم اکابرین کی خواہش کے مطابق دن دو گنی رات چو گئی ترقی عطا فرمائے۔ اس موقع پر انہوں نے جامعہ سلفیہ کیلئے دس لاکھ کی خطیر رقم عطیہ دینے کا اعلان کیا۔

مولانا معین الدین لکھوی

حضرت لکھوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ کی تاریخ نصف صدی سے زائد سالوں تک پھیلی ہوئی ہے جب جامعہ کی بنیاد رکھی گئی اس وقت صوفی محمد عبداللہ، مولانا محمد باقر، مولانا داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی رحیم اللہ تشریف فرماتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف

نوازا، اسکے نتیجے میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ سلفیہ کی دیواریں بھی بتائیں کہ یہاں سلفیت ہے۔ یہاں کے اساتذہ کرام کی جماعت کو دیکھتے ہیں تو انہیں دیکھ کر سلف صالحین یاد آ جاتے ہیں۔ اسی طرح طلبہ کرام کے بارے میں ہماری نگاہ کا مطالعہ یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم وہ نماز کے پابند ہیں اور سنت کے مطابق اپنی تراش خراش کرتے ہیں۔

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری

مولانا شیخوپوری نے فرمایا کہ جب جامعہ سلفیہ کے لئے زمین کا منتخب کیا گیا تو اس وقت یہ سارے جگل تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں توحید کا منگل بننا ہوا ہے۔ کبھی وہ وقت تھا کہ لوگ اہل اللہ، اہل توحید کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ آج لوگ دعائیں کرتے ہیں کہ یہ لوگ کب ہمارے ہاں آئیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کی مختون کو قبول فرمائے اور جامعہ کے ساتھ قلبی تعلق عطا فرمائے اور اسکی انتظامیہ اور معاونین کو اللہ جزاۓ خیر عطا فرمائے آمین۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر

حافظ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ دینی مدارس حقیقتاً اسلام کے قلعے ہیں اور یہ انبیائے کرام علیهم السلام کی تعلیمات کا تسلیل ہیں انہی کی جدوجہد کے نتیجے میں لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں انہی کی برآتوں سے ہماری فضائیں نغمہ توحید سے مامور ہیں یہاں پڑھانے والے اساتذہ کرام دیکھنے میں خرق پوش نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت یہ مسند نبوت کے عالم اور وارث

نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں نعت شریف پڑھی، اور اسکے بعد تقاریر کا مسلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمن نے اردو میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں جامعہ سلفیہ کا مکمل تعارف خدمات، مقاصد، نصب اعین، اور مستقبل کے عوام کا شامل تھے۔ جس کی تفصیل آئندہ شمارے میں دی جائے گی۔

مولانا محمد عبداللہ گورا سپوری

مولانا گورا سپوری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہن پاکباز ہاتھوں سے جامعہ کی بنیاد رکھی گئی وہ منتخب الدعوات لوگ تھے۔ یہ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ جامعہ سلفیہ پورے عالم اسلام کا معروف ادارہ بن چکا ہے اور جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل علماء کرام دنیا کے تمام ممالک میں دین حق کی تبلیغ فرماتے ہیں۔

ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

حافظ صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ کی تائیں کے موقع پر ہماری قیادت ایسے لوگ فرماتے ہیں جو سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ ہمارے اسلام نے خالص دین اسلام کی ترویج و اشتاعت کیلئے زبردست محنت فرمائی اور ہر سبیدان میں خواہ و تحریر و تقریر کا ہو یا جہاد و تدریس کا باطل و قتوں کا ڈاٹ کر مقابلہ کیا اور صحیح اسلامی عقائد و اعمال کو پھیلانے کیلئے دینی مدارس قائم کئے۔ ان میں سے ایک جامعہ سلفیہ فیصل آباد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کی دعاوں کو قبولیت سے

جنہوں نے مثالی کام سرانجام دیئے۔ ہم اس مناسبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحیمی کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے اور ترقہ بازی میں نہیں پڑنا چاہئے۔ مکمل اتحاد اور بیجتی کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم اور دعوت کو عام کرنا چاہئے۔ گروہ بندی سے جماعت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ لہذا اخداونا علی البر والتوی کے تحت مکمل اتحاد کا مظاہرہ کریں تو ہماری کوششیں نتیجہ خیر اور شر آور ہو سکتی ہیں۔ علماء اور مشائخ کی مجلس ہے اپنے اس موضوع پر خود بہت کچھ جانتے ہیں میں نے خیر خواہی کے جذبے سے چند کلمات عرض کئے ہیں وغایہ اللہ تعالیٰ کی جامعہ سلفی کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور اس مقاصد کو حاصل کرنا آسان فرمائے آمین۔

فَقِيْدَةُ الْلَّاْسَانَأَوْ رَحْمَتُ اللَّهِ نَذْرِ يَخَانَ حَفَظَةُ الرَّدِّ
مَدْرِسَةُ مَكْتَبَ رَوْهَدَةِ الْعَالَمِ الْلَّاِسْلَامِيِّ (رَمَلَدَ) لَيَادِ
آپ نے حمد و ثناء کے بعد اس بات پر بے حد سرست کا اظہار کیا کہ علماء اور مشائخ کی مجلس جس کا اہتمام جامعہ سلفی نے کیا اس میں شریک ہو کر خوش محسوس کر رہا ہوں۔ جامعہ سلفیہ جو ہمیشہ خالص توحید اور اتباع رسول ﷺ کی دعوت دیتا ہے۔ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ تَفْعِيْدُهُ چاہتا ہے۔ اس کلمہ کا اولین مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر کریں اور جب اللہ تعالیٰ کی رضاء مطلوب ہوتا وہاں اتحاد و اتفاق لیکنی ہوتا ہے۔ شخصی اور انفرادی کوشش ختم ہو جاتی ہے۔ نہ تم؛ آتی

حضرت مولانا محمد سلفی آف کراچی مولانا محمد سلفی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جامعہ سلفی صرف ایک جامعہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کے سلفی عقیدے کی وہ مرکزی درسگاہ ہے جس کیلئے کراچی میں ہمارا دل وہڑتا ہے۔ تو پشاور کے سارے سلفیوں کی دعا کیں گئیں ہیں۔ پورے بخاراب سرحد، اور بلوچستان کے لوگ اتحان اس ادارے کی طرف دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہندوپاک کے تمام سلفیوں کیلئے اسے مرکزی حیثیت عطا فرمائے کہ جس کے نتیجے میں اس عقیدے کی ترویج کا حققہ ہو سکے۔ اس موقع پر انہوں نے جماعت غرباً الْمُهَدِّيَّہ کے امام مولانا عبدالرحمٰن سلفی کی طرف سے مہذب شرح عقیدہ طحاویہ کا ایک ہزار سخن جامعہ کیلئے ہدیہ دینے کا اعلان فرمایا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

فَبَسِدَ النَّسِيْحُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الدَّوْرِيِّ حَفَظَةُ اللَّهِ
مَدْرِسَةُ مَكْتَبَ رَوْهَدَةِ الْعَالَمِ الْلَّاِسْلَامِيِّ (رَمَلَدَ) لَيَادِ
حمد و ثناء کے بعد انہوں نے فرمایا کہ آج کا دن بہت مبارک ہے کہ جس میں ہم وطن عزیز کے ممتاز علماء کرام سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ ایسی بارکت مخلوں میں آ کر ہمیں ولی مرسٹ اور خوش محسوس ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر اہم ترین موضوع پر گفتگو کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ پاکستان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ جہاں بڑے بڑے تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ جمیں سے ایک جامعہ سلفیہ ہے۔ جہاں سے بڑے بڑے علماء کرام فارغ التحصیل ہوئے۔ اور

بخششا تھا کہ میں بھی اس تقریب میں موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ سلفی سے وہ کام لے جو خود اللہ تعالیٰ کو منظور اور مقبول ہو۔

حضرات اس وقت ہم بے حد نا زک دور سے گزر رہے ہیں دین کو منانے اور دینی مقاصد کو ختم کرنے کیلئے شیطان نے بڑے راستے کھول دیئے ہیں اور ملک کے اندر اور باہر ہمارے دشمن موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اتحاد و بیجتی کے ساتھ دین اسلام اور دینی مدارس کی خدمت کریں تاکہ دشمن کا مقابلہ کیا جاسکے۔

مولانا اسد محمد سلفی

مولانا اسد محمد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہر انسان کی زندگی کا ایک فخر ہوتا ہے وہ اس پر بڑا خوش ہوتا اور پھولتا ہے میری زندگی کا سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ الشدرب العزت نے تمیں پشتوں سے اس ادارے کی خدمت کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے چلے جائیں تو جن اسلاف نے اس جامعہ کے تصور کو سوچا تھا ان میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ جنکا نام مولانا محمد اسماعیل سلفی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف عطا کیا ہے کہ مجھے ان کی پشت سے پیدا فرمایا۔ (مولانا اسد محمد، مولانا محمد اسماعیل کے پوتے ہیں اور حکیم محمود احمد سلفی کے صاحبزادے ہیں۔)

اور جب سے میں نے شعور کی آنکھ کھوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک اپنے گھر میں بچپن سے لیکر ڈھلتی ہوئی جوانی تک جامعہ کی ترقی اور دوسرے معاملات کے فروع کیلئے مشوروں کو ہی سناتے ہیں۔

پیغام کو اگلی نسل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

ان شاء اللہ

جامعہ سلفیہ یقیناً اسی سلسلے کی ایک عظیم اور بہت بڑی کثریٰ ہے جن لوگوں نے اس کا تصور پیش کیا اور اس تصور کو عملی جامہ پہنایا ان کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے اب ہمیں اپنی ڈیوٹی کو نجام دینا ہے انہوں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا اب ہم پر اور آئندہ آنے والی نسلوں پر یہ فرض ہے کہ اس شمع کو نہ صرف کروشن رکھیں بلکہ اس کی نوکو، اس کی روشنی کو، اس کی ضوکو اور بڑھائیں اس میں اور اضافہ کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج جامعہ سلفیہ کی کمیٰ اور منتظمین اور میاں نعیم الرحمن اور ان کے ساتھی یہی فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دباؤ اور جبر کے اس ماحول میں ان اداروں کی خدمت کرنا، ان کے کام کو آگے لے کر جانا ایک طرح کا جہاد ہے۔ اور جو لوگ اس جہاد میں مشغول ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں اضافہ فرمائے اور ان کے دلوں میں مزید خلوص پیدا فرمائے اور ان کے لئے کام کو اور زیادہ آسان فرمائے آئیں۔

مولانا ابوتراب علی محمد آف کوئٹہ

انہوں نے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ صرف فیصل آباد تک محدود نہیں بلکہ پورے پاکستان تک اور ہمارے ہاں جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ کی بنیاد میں بھی اس جامعہ کے منتظمین اور قائدین کا عظیم کردار ہے۔ جن میاں فضل حق رحمہ اللہ خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دینی مرکزوں کو آباد، قائم و دائم رکھے اور ہمارے قائدین

دوسرانقطہ یہ ہے کہ اس نعمت کا شکر کیسے ادا

کیا جائے اسکا جواب اب بھی واضح ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے یہ شکر گزاری کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز اسلام کی دعوت لوگوں تک پہنچانے اس سے بہتر عمل کوئی نہیں فرمایا۔ وَمَنْ أَحْسَنْ قَوْلًا مِّنْ دُعَالِيَ اللَّهِ وَعَمَلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

اور آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ لان یہ دی اللہ بک رجل واحد خیر لک من ان یکون لک حمر النعم۔ لَبَذَا جُو كَامَ آپَ كَرَهَ بِهِ ہیں یہ روئے زمین پر بہترین عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اسلام کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے اس کے بعد آپ نے انتظامیہ اور جامعہ سلفیہ کیلئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

سینٹر پروفیسر ساجد میر

پروفیسر ساجد میر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور اس کی بقاء و حفاظت اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام، قرآن اور حدیث کی حفاظت کیلئے اس عالم آفتاب میں جو اسباب پیدا فرمائے ان میں سب سے بڑا اوسیلہ اور سبب علماء اور ان کی خدمات ہیں اور یہ دینی مدارس بھی ان میں شامل ہیں یہی وہ مدارس ہیں جنہوں نے اسلام کی شمع کو صدیاں گزر جانے کے باوجود زندہ و تابندہ رکھا۔ نسلا بعذش ہم تک پہنچایا اور یہی مدارس اور یہی علماء اس

وجاہت، عزت اور تعریف چاہتے ہیں اور نہ ہی منصب کا حصول ہمارا مقصد ہوتا ہے اور نہ تھی دنیا

اور اس کی چکر دمک مطلوب ہے ہماری ساری کوششیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اتحاد و اتفاق سے میسر ہیں۔

حاضرین کرام اس وقت امت اسلامیہ پر ملزم اسلام لگایا جاتا ہے کہ تحریک کار ہیں آخر یہ الزام کیوں لگایا گیا؟ کیونکہ ہم میں بے شمار گروہ اور فرقے وجود میں آ گئی ہیں۔ اور ہر گروہ اپنے آپ کو سچا کہتا ہے۔ حالانکہ اسلام وحدت امت کا درس دیتا ہے۔ موجودہ صورت حال اسلام کی عکاسی نہیں کرتا۔

آخر میں دعا گو ہوں اللہ عالیٰ ہمارے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرے اور ہمیں مل جل کر کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اجر عظیم سے نوازے جو اس کا رخیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

فقیدہ النبغ اللامانہ سلیمان العید

(الجماعۃ للاسلام بہ العالیہ)

حمد و ثناء کے بعد میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں پہلا نقطہ سوال و جواب پر مشتمل ہے سوال یہ ہے کہ اس کرہ ارض پر بننے والوں کی اکثریت مسلمان ہیں یا کافر؟ اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ اکثر کافر ہیں۔ ہمارا تعلق اس گروہ سے ہے جو قلیل ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہمارا تعلق مسلمانوں کے گروہ سے ہے۔ مسلمان ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے بے شک ہم قلت میں ہیں۔

مطابق جامعہ کے تعلیمی تدریسی اور انتظامی معاملات کو بہتر سے بہت بنانے کی سمجھی وجہ وجہ کو جاری رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آئیں۔

سنگ بنیاد

بعد ازاں تمام اکابرین و بزرگوں نے باری ۔۔۔ باری فتحی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس وقت بھی منظر دیدی تھا کہ جب چودہری یا سین ظفر تمام بزرگوں کو ان کے نام سے پکار رہے تھے کہ اب ہمارے فلاں محترم بزرگ اپنے دست مبارک سے اینٹ نصب کر رہے ہیں۔ عوام اپنے اکابرین کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے امداد آئے۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مدینی خطہ اللہ نے پنجم آنکھوں سے دعا کی۔ اس کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور بعد میں مہمانوں کی خدمت میں پر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔ مہمان نوازی کے فرائض جامعہ کے اساتذہ و طلبہ نے انجام دیئے۔ جن کی نگرانی شیخ المدیث حافظ عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس بٹ، محمد یاسین ظفر اور مفتی عبدالحق زاہد فرمائے تھے۔

یوں سب لوگ شاداں و فرحاں نے جذبے، ولوں لیکر اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے اور وقت ہر کسی کی زبان پر تقریب کے انعقاد ہی کا تذکرہ تھا کہ اتنی مثالی تقریب جامعہ کی تاریخ میں نہیں دیکھی گئی۔ اور اس کی خوشبو سے جامعہ آج تک معطر ہے۔

اللہ تعالیٰ جامعہ سلفیہ کو دن دو گنی رات چو گنی ترقی عطا فرمائے اور نظر بدے محفوظ رکھے آئیں۔



وہ یہی سلفی، الہمحدیث، افراد ہیں۔ ان سارے کاموں کا سرچشمہ ان دینی مدارس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ آج سے اڑتا لیس سال پہلے جامعہ سلفیہ کو جن مقاصد کیلئے قائم کیا گیا۔ ان مقاصد سے سرمواخraf کے بغیر اس کے مقاصد تدریس کے اندر بھی ایسی و سختیں پیدا کی جائیں جیسی وسعت اس تعمیر کے اندر محسوس کی جا رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مدارس پوری دنیا میں بین الاسلامی روایت کے امانتدار ہیں اس لئے اب ضرورت ہے کہ ان مدارس کے اندر تحقیق و تصنیف کے اس کام کی ذمہ داری کو محسوس کیا جائے اور اس اعتبار سے دنیا کے اندر اس اسلوب سے لیں ہو جائے جس کو تحقیق و تصنیف کا میدان کہتے ہیں یہاں تراجم کا کام ہونا چاہئے۔ آئیے بدلتے ہوئے علمی حالات کی روشنی کے اندر ہمارے اساتذہ کرام، علمائے کرام اور اہل قلم حضرات ان ذمہ داریوں کو محسوس کریں جو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے اور شیاطین عالم نے ہمارے سامنے کھڑی کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل دے، اخلاص نیت دے اور ہم سب کی ساعی جیلیکہ کو قبول فرمائے آئیں۔

پروفیسر محمد یاسین ظفر چودہری،

پرنسپل جامعہ

آخر میں چودہری محمد یاسین ظفر نے تمام مشائخ عظام، علماء کرام، مہمانان گرامی اور سامعین کا اکی شریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا ہم اپنے اکابرین کی خواہشات اور تمناؤں کے

اور منتظمین اسی طرح دیگر حضرات کو ان مراکز کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آئیں۔

مولانا عبدالعزیز حنفی، اسلام آباد انہوں نے فرمایا کہ دینی مدارس اور ادارے یا اسلام کے مضبوط قلمی ہیں اور ان میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد ایک ممتاز و منفرد ادارہ ہے اس ادارے کی ترقی اور وسعت دینے کیلئے آج ایک عمارت کی سنگ بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ ہمارے اکابرین جنہوں نے اس ادارے کی تقویٰ اور اخلاص پر بنیاد رکھی تھی اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہم سب کیلئے اور آنے والوں کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور وہ تو قمیں جو دین کو منانے کے درپے ہیں اگر یہ ادارے اسی طرح کام کرتے رہے اور یہ یقیناً کرتے رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت دین کو منانے کے خواب نہیں دیکھ سکے گی۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہوآئیں۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

پروفیسر عبدالجبار شاکر نے فرمایا: بر صغیر میں سلفی فکر بہت سے مراحل سے گزارا ہے۔ ہمارے اسلاف میں صاحب قلم بھی گزرے اور با کمال تصنیفات انہوں نے پیش کیں۔ صاحب سیف بھی گزرے اور نذرانہ جان و دل کی ایسی مثالیں پیش کر دیں کہ استخلاص وطن کیلئے برطانوی سامراج کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔ اور صاحب درس و تدریس بھی ایسے گزرے کہ ان کی درسیات کے کام سے صرف سلفی حضرات ہی نہیں بلکہ مقلدین بھی اس بات کے معرفت پیش کر رہے ہیں کہ بر صغیر میں علم حدیث کی راہ سنت اگر کسی نے اجائے کی کوشش کی ہے تو